مرحوم اکابر کے چیدہ چیدہ خطوط
بنام شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

مولانا عبدالسمیعؒ۔ دیوبندی[1]
مولانا مبارک علیؒ۔ دیوبندی[2]

تبرکات و نوادر

برادرِ محترم جناب مولوی عبدالحق صاحب زید معالیکم

بعد سلام مسنون آنکہ آپ سے ملنے کو بہت دل چاہتا ہے۔ بندہ نے سنا ہے کہ حضرت مہتمم صاحب نے آپ کو طلب فرمایا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہو فوراً تشریف لے آئیں۔ ورنہ آپ کی توقعات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ فقط والسلام

عبدالسمیع عفی عنہ۔ ۱۰ ربیع الاوّل ۱۳۶۲ھ

---

[1] حضرت مولانا عبدالسمیع مرحوم دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اور اجلّہ اساتذہ میں سے تھے۔ حضرت مکتوب الیہ کے بھی نہایت شفیق استاد رہے ہے۔ مولانا مرحوم اور آگے حضرت نائب مہتمم صاحب کے کئی خطوط سے حضرت شیخ الحدیث کے قیام دارالعلوم دیوبند تدریسی زمانہ اور حیثیت وغیرہ سوانحی امور پر روشنی پڑتی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ پاکستان وہندوستان کے کئی مقامات پر تحصیل علم کے بعد ۱۳۴۷ھ میں بغرض تحصیل و تکمیل دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور ۱۳۵۱ھ میں فارغ التحصیل ہو کر گھر تشریف لائے۔ ان خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ دیوبند کے اصرار اور تقاضوں پر شوال ۱۳۶۲ھ میں بغرض تدریس دارالعلوم دیوبند میں آپ کی تقرری ہوئی۔ زمانہ فراغ سے دارالعلوم دیوبند میں تقرری تک تقریباً دس سال کی یہ مدت آپ نے اپنے گھر میں درسِ نظامی کی اکثر و بیشتر کتابوں کی تدریس میں گذاری، حضرت مولانا عبدالسمیع مرحوم کے ان ہر دو خطوط سے بھی دارالعلوم دیوبند میں آپ کی طلب، اساتذہ کے اعتماد اور محبت پر کچھ روشنی پڑے گی۔ مولانا عبدالسمیعؒ کا زمانہ تدریس ۱۳۲۹ھ تا ۱۳۶۶ھ ہے۔

[2] حضرت مولانا مبارک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۸۸ھ اکابر علماء میں سے تھے نصف صدی تک دارالعلوم دیوبند میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۱۳۵۰ھ تا وفات ۱۳۸۸ھ دارالعلوم کے نائب مہتمم رہے۔